© rasailojaraid.com

البتہ ماہنامہ ''الشریعہ'' میں میں نے ایک ایسا فورم مہیا کرنے کی کوشش کی تھی جس میں ایسے مخالف افکار کے لوگ بھی اپنا مدعا اپنے الفاظ میں بیان کرسکیں' تاکہ جب ان پر کوئی تنقید ہو تو یہ نہ کہا جاسکے کہ انکی بات پوری طرح نہیں سنی گئی یا اسے سیاق وسباق سے کاٹ کر بیان کیا گیا ہے۔

اسی تناظر میں ''الشریعہ'' کے رئیس التحریر اور میرے بیٹے حافظ عمار ناصر سلمہ' کے متعدد مضامین بھی ایسے شائع ہوئے ہیں جن میں انہوں نے بعض مسائل میں جناب غامدی صاحب کی تائید کی ہے' یا انہی کا نقطہ نظر اپنایا ہے۔ اس بنا پر بعض حضرات کو یہ شبہہ پیدا ہوگیا کہ ان افکار میں میں انکا ہمنوا ہوں' حالانکہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ میں ایک مرتبہ پھر وضاحت کرتا ہوں کہ میرا مسلک ومشرب جمہور امت کے مسلمات کی اتباع ہے' اور اسکے خلاف میرے بیٹے سمیت جس کسی نے کچھ کہا یا لکھا ہے' مجھے اس سے شدید اختلاف ہے۔ اور میں اس سے اپنی مکمل براءت کا اظہار کرتا ہوں۔

اگرچہ ''الشریعہ'' میں میں نے مذکورہ بالا مقصد کے تحت خود جاری کیا تھا لیکن اسکا مقصد جدید لکھنے والوں کا یہ شکوہ دور کرنا تھا کہ انکی بات سنجیدگی سے نہیں سُنی جاتی' لیکن چونکہ میرے مسلک ومشرب کے بارے میں مغالطے اسی رسالے کے مضامین کی وجہ سے پیدا ہوئے یا کیئے گئے اس لئے بزرگوں نے جنکی رائے میری نظر میں قابل صد احترام ہیں مجھے یہ مشورہ دیا ہے کہ میں یہ بیان جاری کرنے کے ساتھ ''الشریعہ'' سے علیحدگی اختیار کرلوں' تاکہ اسمیں شائع ہونے والے مضامین کی کسی بھی طرح میری طرف نسبت نہ کی جاسکے۔ میں ان بزرگوں کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے ''الشریعہ'' سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں۔ اور اپنے بیٹے حافظ عمار خان ناصر سلمہ کو بھی جو آئیندہ ''الشریعہ'' کے ذمہ دار ہونگے' یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ جمہور امت کے مسلمات سے کسی بھی مسئلے میں علیحدہ روش اختیار نہ کریں' لیکن چونکہ وہ خود صاحب قلم ہیں' اس لئے اگر وہ ایسا کوئی رویہ اختیار کرینگے تو یہ اُن کا اپنا فیصلہ ہوگا' میری طرف اسکی نسبت کسی طرح درست نہیں ہوگی۔

ابو عمار زاہد الراشدی
نزیل مرکز حافظ الحدیث درخواستی
حسن ابدال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عکسِ تحریر مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

[illegible]

زاہد الراشدی

Website: www.[illegible] [illegible]

الشریعہ [illegible] سے جس [illegible] کے
اظہار کیا [illegible] ہوا اور اطمینان
دلانا [illegible] تحفظات [illegible]
رکھا جائے [illegible] عزیزم عمار خان ناصر کی
بعض تحریرات [illegible] سے پہلے بھی ان سے اختلاف
کیا ہے [illegible] عمار خان ناصر [illegible] البتہ ان
میں سے جن باتوں کو جمہور اہل سنت کے موقف کے خلاف
سمجھا جا رہا ہے [illegible]
کا [illegible] کی صورت میں ان
کی تحریروں سے لاتعلقی کا واضح اعلان [illegible]

عکس مکتوب گرامی حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم

باسمہ سبحانہ

مکرم و محترم جناب مولانا ابو عمار زاہد الراشدی حفظکم اللہ و رعاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عرصے سے "ماہنامہ الشریعہ" کا تعین تشویش واضطراب کا سبب بنا ہوا تھا آپ نے بہت حوصلے اور وسعت قلب سے کام لیکر اس کو حل فرما دیا احقر جناب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے، جناب کے اس فیصلے سے خوشی ہوئی اور بے اختیار دل سے آپ کیلئے، نیز حضرت شیخ کی حسنات وخیرات کی دعا نکلی، اللہ تعالیٰ آپ کو والد ماجد ابو الزاہد سرفراز خان صفدر کا سچا اور حقیقی جانشین بننے کی توفیق سے نوازے آمین یا رب العالمین

احقر ہمیشہ آپ کی اہلی [illegible] و جستجو کا قائل و معترف رہا ہے میرے دل میں کبھی بھی اس میں تردد پیش نہیں آیا۔

مجھ جیسے محروم کو حق نہیں کہ نصیحت کرے۔ بزرگوں کا ارشاد نقل کر رہا ہے وعافیت اور فتنوں سے حفاظت کا ذریعہ بزرگوں (جن کا برحق ہر زمانے میں خیر ہوتا ہے) کی اتباع و پیروی میں منحصر ہے اور یہی روحانیت کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔

سلیم اللہ خان
خادم جامعہ فاروقیہ کراچی
۴/ صفر ۱۴۳۷ھ — ۱۷/ نومبر ۲۰۱۵ء

© rasailojaraid.com